چشمۂ توحید

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

از

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم

شرک اور اس کی بیخ کنی

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ ۔ وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ ۔ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۔ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ ۔ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۔ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ ۔ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّفِصٰلُہٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ ۔ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ۔ وَاِنْ جَاھَدٰکَ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔ یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۔ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ ۔ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۔ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۔ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ۔ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۔ (لقمان: ۱۳ تا ۲۰)

شرک کی بیخ کنی کے لئے ہمیشہ مأمور آتے ہیں

اس وقت میں آپ کے سامنے شرک پر کچھ بولنا چاہتا ہوں۔ شرک ایک ایسی بلا ہے جو کہ بنی نوع انسان کے ساتھ شروع زمانہ سے آج تک لگی ہوئی ہے۔ نہ اس نے انسان کا پیچھا چھوڑا اور نہ انسان نے اس کا۔ ہر ایک زمانہ میں ایسے لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے رہے ہیں جو شرک کو پامال کریں اور توحید کو دنیا میں پھیلائیں۔ لیکن انسان جس کو کہ ایک حد تک خدا

تعالیٰ نے آزادی دی ہے آج تک اس مرض کو اپنے دل میں چھپاتا رہا ہے۔ گو بہتوں نے ہدایت پائی اور شہداء اور صدیقین کا مرتبہ پایا مگر پھر بھی دنیا میں ایک بڑی تعداد ایسی رہی ہے جنہوں نے شرک کو نہیں چھوڑا۔

نبیوں سے روگردانی کرنے کی پہلی وجہ شرک ہے

اور جب کہ خدا تعالیٰ ایک قوم کی طرف نبی کو بھیج کر اس کی اصلاح کرتا ہے۔ اور وہ ایک مدت کے بعد جب ان تمام انعامات الٰہی کو جو ان پر وقتاً فوقتاً ہوئے ہوتے ہیں اپنی کوششوں اور سعیوں پر محمول کر کے خدا تعالیٰ سے روگردانی کرتے ہیں تو اس وقت جو پہلی برائی ان کے دل میں پیدا ہوتی ہے وہ شرک ہے۔ اسی واسطے جو نبی دنیا کی اصلاح کے لئے آتا ہے اس کو سب سے پہلے شرک کا ہی مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور شیطان کا سب سے بڑا حملہ جو انسان پر ہوتا ہے وہ شرک ہی ہے۔

مشرک نہیں بخشا جائے گا

خدا تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ دوسرے گناہوں کو اگر چاہے تو بخش دے گا مگر شرک کو نہیں۔ اور در حقیقت انسان کی کیسی کمزوری اور شرارت ہے کہ وہ خدا جس نے ہمارے لئے طرح طرح کے آسائش کے سامان پیدا کئے ہیں اس سے روگردانی کریں جیسا کہ زمین پیدا کی ہے تاکہ ہم اس پر چلیں پھریں محنت کریں کوشش کریں اور بڑے بڑے مرتبے پائیں۔

احسانات الٰہی کا بیان

پھر اس زمین میں مختلف قسم کی تاثیریں رکھی ہیں وہی زمین ہوتی ہے کہ ہم اس میں گیہوں کا دانہ ڈالتے ہیں اور کچھ دنوں تک معدوم ہو جانے کے بعد وہ دانہ تھوڑا سا باہر نکلتا ہے۔ پھر مختلف زمانوں اور ہواؤں میں سے گزر کر وہ ایک عرصہ کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس میں اسی قسم کے سینکڑوں دانے اور نکل آتے ہیں اور انسان کی خوراک کا سامان کرتے ہیں۔ پھر اسی زمین میں مکئی کا دانہ ڈالتے ہیں اور وہ اسی زمین کی تاثیر سے اپنے مطابق اثر حاصل کر کے بڑھتا اور آخر انسان کی غذا کے کام آتا ہے۔ اور مختلف فوائد زمین میں رکھے گئے ہیں کہ جو ہماری زندگی اور آرام اور آسائش کے محافظ ہوتے ہیں۔ پھر پرند چرند بنائے ہیں جن سے سینکڑوں فوائد روزانہ اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح اربعہ عناصر۔ پس ذرہ بھر بھی شرک کا دل میں رکھنا ایسا خوفناک امر ہے اور ایسی بے حیائی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ رحیم و کریم نہ ہوتا تو قریب تھا کہ انسان ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک ایسے عذاب میں ڈالا جاتا جس سے کبھی نجات نہ ہوتی۔ مگر یہ

اس کی رحمانیت ہے جو انسان کو اب تک بچائے جاتی ہے- خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں یہ شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہیں- وہ شیطان جس نے یہ کہا ہے کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ لوں گا یعنی اپنے لئے مخصوص کرلوں گا جو کہ تجھ سے غافل ہوں گے میں تیرے بندوں پر شرک کا حربہ چلاؤں گا ان کے آگے سے حملہ کروں گا اور پیچھے سے حملہ کروں گا غرض کہ دائیں طرف سے بائیں طرف سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے میں ان پر یہ حربہ چلاؤں گا- میں ان کو گمراہ کروں گا ان کو لالچ دوں گا اور ان کو حکم کروں گا پس وہ جانوروں کے کان کاٹ کر خدا کی مخلوق کو دوسروں کے لئے مخصوص کریں گے- پس جس نے کہ شیطان کو دوست قرار دیا ہے یعنی شرک کیا کیونکہ اس کا یہی حملہ ہے پس وہ بڑے ہی ٹوٹے اور خسارہ میں ہے- پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ شیطان کا وعدہ جو ہے یہ صرف ایک دھوکے کی ٹٹی ہے- اس مقام پر خدا تعالیٰ نے مشرک کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ بخشا نہیں جاوے گا- وہ شیطان کا تابعدار ہے اور یہ کہ وہ کبھی کامیاب نہ ہو گا-

مشرک کامیاب نہیں ہوتا

پہلی دو باتیں تو ایسی ہیں کہ ان میں مشرک ہمارا مقابلہ کر سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ ہم بھی بخشے جاویں گے اور ہم شیطان کے تابعدار نہیں- مگر تیسری بات خدا نے ایسی فرمادی ہے کہ جس سے پہلی دو باتیں بھی تصدیق ہو جاتی ہیں- یعنی مشرک کامیاب نہیں ہوں گے- سو حضرت آدمؑ سے لے کر آج تک دیکھ لو کہ کیا مشرک کبھی بھی کسی نبی کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے؟ حضرت نوحؑ، ہودؑ، صالحؑ، شعیبؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور سب سے آخر میں اور سب سے بڑھ کر حضرت نبی کریم ﷺ تھے کہ جن کو شرک سے مقابلہ کرنا پڑا- مگر نتیجہ کیا ہوا؟ کیا ان مشرکوں کا کوئی نام لیوا ہے؟ کوئی نہیں جو کہے کہ میں فرعون یا ابو جہل کی اولاد میں سے ہوں- ان لوگوں کی اولاد اپنے آپ کو چھپاتی ہے اور اپنے آباء واجداد کے اور نام بتلاتی ہے- یہ کیوں؟ اس لئے کہ شرک کبھی کامیاب نہیں ہوتا- اور چونکہ ان لوگوں پر خدا کے عذاب نازل ہوئے اور وہ ناکام ہوئے اس لئے ان کی اولاد بھی ان کو برا بھلا کہتی ہے اور اس کو پسند نہیں کرتی کہ ان کو ان مشرکوں کے ساتھ منسوب کیا جاوے پس یہ ایک بدیہی ثبوت ہے جو خدا تعالیٰ اس بات کے ثبوت کے لئے پیش کرتا ہے کہ یہ لوگ شیطان کے مرید اور نہ بخشے جانے والے ہیں- غرض یہ شرک ایک ایسا پوشیدہ مرض ہے جیسا کہ مریض کو تپ دق جو رفتہ رفتہ انسان کو ہلاک کر کے ہی چھوڑتا ہے یا ایک درخت کو کیڑا کہ ایک مدت کے بعد ایک بڑے عالی شان درخت کو گرا

کر زمین کے برابر کر دیتا ہے۔

پس اس سے بچنے کے لئے انسان کو کامل تقویٰ اور پرہیزگاری کی ضرورت ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے خدا تعالیٰ کی صفات کو رکھے تاکہ ہر گھڑی اس کا دل خدا کی طرف جھکا رہے اور خدا بھی اس پر اپنا سایہ ڈالے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اوپر کی طرف اس نے شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھی ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ وہ دوڑ کے خدا کے سایہ کے نیچے آجاوے۔ کیوں کہ جو اس کے سایہ کے نیچے آجاتا ہے وہ شیطان کے حملوں سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے گو شیطان کتنا ہی زور خرچ کرے کہ کسی طرح اس مرد صالح کو پھسلائے۔ مگر خدا تعالیٰ کی قہروالی نظر اس کو جلا دیتی ہے اور اس کو مجال نہیں ہوتی کہ وہ پھر اس انسان کی طرف نظر بد سے دیکھ بھی سکے۔ اور اگر بجائے اس کے ہم سستی کریں اور غفلت کو کام میں لادیں تو ہم کو ایک دم کی بھی فرصت نہیں ملتی کہ ہم اپنے آپ کو اس جنگ کے لئے تیار کریں جو کہ یک لخت ہم کو شیطان سے پیش آتی ہے۔ ایسی حالت میں وہ ہمارے ایمان کو اچک لے جاتا ہے اور ہم کو تہی دست چھوڑ جاتا ہے۔ مگر ہم بکریوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی کم زور اور شیطان ایک طاقتور بھیڑیا ہے پس جب تک ہم خدا جو کہ ہمارا نگہبان ہے اس کے سامنے ہیں تب تک تو شیطان کے خونخوار حملہ سے محفوظ ہیں مگر جب ذرا سی غفلت کی وجہ سے ہم اس کی نظروں سے اوجھل ہوئے کہ شیطان نے ہم کو ایک ہی حملہ میں مغلوب کر لیا۔ خدا کی نظروں سے غائب ہونے کے یہ معنے نہیں کہ کبھی ایسا بھی موقعہ آجاتا ہے کہ خدا ہم کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو بصیر ہے۔ میری اس سے یہ مراد ہے کہ جب ہم اس کی خاص نظرِ رحم کو اپنی کسی بد کرداری کی وجہ سے دور کر دیں۔ اور اس لئے ہم کو چاہیئے کہ ہر وقت خدا تعالیٰ کے زیادہ اور زیادہ قریب ہونے کی کوشش کریں۔ اور اس کے لئے وہ ہم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب ایک قدم تم میری طرف آؤ گے تو میں دو قدم تمہاری طرف آؤں گا اگر تم میری طرف تیز چل کر آؤ گے تو میں دوڑ کر آؤں گا۔ پس جب تک ہم خدا تعالیٰ کی طرف تیز قدموں سے بلکہ دوڑ کر نہ جائیں گے ہماری ایسی حالت ہے جیسا کہ ایک بندھی ہوئی بکری بھیڑیئے کے سامنے اور جس کو کہ بھیڑیا ایک ہی حملہ سے اچک کر لے جاوے گا۔

شرک سے دوسرے گناہ پیدا ہوتے ہیں

پس ہر کام کے کرتے ہوئے اور ہر لفظ کے بولتے ہوئے شرک کا دھیان کرلو تاکہ ایسا نہ ہو کہ خدا تعالیٰ سے دور اور شیطان کے شکار ہو جاؤ۔ اس وقت ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے دل میں

یہ خیال پیدا ہو کہ میں نے شرک کا اس طرح بیان کیا ہے گویا کہ دنیا میں اور کوئی گناہ ہے ہی نہیں۔ لیکن نہیں میرا مطلب یہ نہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ شرک ہی سے دوسرے گناہ بھی پیدا ہوتے ہیں۔

شرک کی حقیقت

جب ایک انسان شرک سے بالکل پاک ہو تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ گناہ کرے۔ کیوں کہ جب وہ خدا تعالیٰ کی کل صفات پر ایمان رکھتا ہے تو وہ کوئی برائی نہیں کر سکتا۔ چور جب چوری کو جاتا ہے۔ اگر اس کو یہ ایمان ہو کہ ایک خدا ہے جو کہ دیکھتا ہے اور گناہ کی سزا دیتا ہے تو پھر وہ کبھی چوری نہیں کر سکتا اسی طرح دوسرے گناہ کرنے والے اگر بجائے مخلوق الٰہی سے ڈرنے کے خود خالق سے ہی ڈریں تو وہ ان تمام فریبوں اور گندگیوں کو چھوڑ دیں جو کہ بصورت دیگران کے دلوں میں جاگزیں ہوتے ہیں۔ پس جو شرک کو چھوڑتا ہے وہ کبھی کوئی گناہ نہیں کر سکتا جس کا کہ اس کو علم ہو اور بے علمی کی خطاء کو تو خدا بھی نہیں پکڑتا۔ اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ (یعنی جو کوئی کامل طور سے شرک کو چھوڑ دے وہ جنت میں داخل ہو گا) کیوں کہ جب وہ شرک کو چھوڑ دے گا اور حقیقی طور سے خدا کو واحد اور اس کی صفات کو برحق مان لے گا تو وہ کوئی اور گناہ کرے گا ہی نہیں اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ انعامات الٰہیہ کا مورد ہو۔ ایسے آدمی کا چلنا پھرنا کھانا اور پینا سب خدا کے ہی لئے ہوتا ہے یعنی جب وہ بولتا ہے تو خدا کے لئے بولتا ہے۔ سنتا ہے تو خدا کے لئے سنتا ہے۔ کھاتا ہے تو خدا کے لئے کھاتا ہے اور پیتا ہے تو خدا کے لئے۔ اس وقت شیطان بھی اس کے قریب نہیں جاتا۔ گویا کہ ایسے آدمی کا شیطان بھی مسلمان ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرا شیطان بھی مسلمان ہو گیا ہے۔ پس جب انسان اس حد تک اپنے دل کو پاک و صاف کر لیتا ہے۔ تو وہ خدا کا اور خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی شخص کے لئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔
يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ۔ (الفجر: ۲۸-۳۱) اس موقعہ پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نفس مطمئنہ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ پس کیا دوسرے لوگ خدا تعالیٰ کی مخلوق نہیں ہیں۔ وہ ہیں مگر اس جگہ خدا تعالیٰ ایک استعارہ بیان فرماتا ہے کہ بندہ تو وہ ہے جو اپنے آپ کو بندہ ہونے کے لائق بھی بناوے۔ جو طرح طرح کے شرکوں میں اور مختلف قسم کی بدعتوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ان کا نفس نفس امارہ ہے تو کیوں کر وہ میرے بندے ہو سکتے

ہیں۔

سچا عبد کون ہوتا ہے

بندے کا تو فرض ہے کہ خالص اپنے آقا کے لئے ہو جائے مگر جب ایک آدمی خدا کے علاوہ اوروں کی پرستش کرتا ہے ان سے بھی نفع و ضرر کی ویسی ہی امید رکھتا ہے جیسے کہ خدا سے تو کیوں کر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ کہہ سکتا ہے۔ اور اصل بندہ تو وہ ہے جو نفس مطمئنہ رکھتا ہے اور اس کا قلب خدا تعالیٰ کی الوہیت سے مطمئن ہے اور وہ کسی اور کو خدا تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراتا۔ جو ایک خدا کو جو متصف ہے تمام نیک صفات سے اپنے لئے کافی سمجھتا ہے۔ اور جو عبودیت اور خالص بندگی سے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ ہونے کے لائق بنا دیتا ہے۔ پس اس جگہ عبد کے معنے اسی بندہ کے ہیں جو خدا کا بندہ ہونے کے قابل ہے۔

آنحضرت ﷺ و ابو جہل

مثال کے لئے دیکھو آنحضرت ﷺ بھی اسی خدا کے پیدا کئے ہوئے تھے اور ابو جہل بھی۔ مگر ابو جہل نے اپنی شرارت، فسق و فجور اور شرک سے اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت نہ کیا بلکہ بتوں کا بندہ ثابت کیا اور انہیں کی طرف داری میں اپنی جان تک قربان کی۔ مگر آنحضرت ﷺ نے اپنے آپ کو خالص خدا کے لئے ہی کر دیا شرک سے بکلی پرہیز کیا اور اپنی عبادات اور قربانیاں سب خدا کے لئے ہی مخصوص رکھیں اور اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت کیا۔ پس خود مقابلہ کر کے دیکھ لو کہ اس کا انجام کیا ہؤا اور اس کا کیا؟ ابو جہل تو بدر کے میدان میں قتل کیا گیا اور ایک کنوئیں میں اس کی لاش پھینکی گئی۔ اور اس کے مرتے وقت کی خواہش بھی پوری نہ ہوئی یعنی اس نے کہا تھا کہ میری گردن ذرا لمبی کر کے کاٹنا کیوں کہ عرب کے معززین کی نشانی یہی ہوتی تھی۔ مگر کاٹنے والے نے اس کی گردن سر کے پاس سے کاٹ کر ثابت کیا کہ شیطان کے دوست کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ اور اسی وقت دوسری طرف آنحضرت ﷺ کو وہ فتح نصیب ہوئی کہ وہ خدا تعالیٰ کی جنت کے وارث نہ صرف عقبیٰ میں بلکہ اس دنیا میں بھی ثابت ہوئے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ پس وہ انسان جو خدا تعالیٰ سے کامل تعلق کرنا چاہے وہ شرک کو چھوڑ دے۔ کیوں کہ خدا کو شرک پسند نہیں۔

شرک کی دو قسمیں ہیں

اب میں یہ بات بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ شرک دو قسم پر مشتمل ہے۔ ایک شرک جلی اور ایک شرک خفی۔ شرک جلی وہ جو کھلا کھلا شرک ہے جیسے بتوں وغیرہ کا شرک ' یا انسان پرستی ' قبر پرستی ' چاند اور سورج پرستی وغیرہ وغیرہ۔ ایسے شرک کرنے والے تو اس کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے ہیں مگر اچھا سمجھ کر اور ایسا

شرک اکثر دور بھی ہو جاتا ہے۔

شرک خفی کی حقیقت

مگر زیادہ خوف کے قابل اور انسان کا دشمن شرک خفی ہے یعنی چھپا شرک۔ ایسا شخص مانتا ہے کہ خدا ایک ہے اور پھر مشرک کا مشرک ہی ہے۔ وہ بتوں کی پرستش اور دوسری چیزوں کی پرستش کو بھی برا سمجھتا ہے مگر پھر بھی شرک کے مرض میں گرفتار ہے۔ وہ ایسا ہے جیسا کہ ایک مریض ایک سخت مرض میں گرفتار ہے اور پھر بھی علاج کرانے سے گریز کرتا ہے۔ حکیم اس کو دوائی دیتا ہے اور وہ حکیم کی عقل پر ہنستا ہے کہ میں تو اچھا بھلا ہوں۔ مگر افسوس کہ اگر اس کو چشم بصیرت ہو تو وہ سمجھے کہ میں حکیم پر ہنستا ہوں حالانکہ میری حالت ایسی ہے کہ اس پر رویا جاوے۔ پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے سوائے اس کے کوئی علاج نہیں کہ خدا پر ہی کامل بھروسہ رکھا جاوے اور خشوع و خضوع سے دعا کی جاوے کہ یا الٰہی ہم کو اس مہلک مرض سے بچا۔ یہ شرک مختلف شکلوں کا ہوتا ہے جیسا کہ ایک شخص جو اپنے حاکم کے ڈر کے مارے اپنے عبادت کے وقتوں میں تساہل بے جا کرتا ہے۔ یا خیال کرتا ہے کہ یہ حاکم اگر مجھ کو اس نوکری سے الگ کردے تو میرا اور کوئی چارہ نہیں اور میں سخت مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ یا یہ کہ اگر فلاں شخص میری مدد نہ کرے گا تو میرا کام نہیں بنے گا۔ تو وہ شرک کرتا ہے اور گویا کہ خدا سے بڑھ کر اپنے حاکم سے ڈرتا ہے یا خدا کی مدد سے بڑھ کر کسی اور کی مدد پر بھروسہ کرتا ہے۔ پھر دوستی کے رنگ میں ہوتا ہے۔ بعض دفعہ انسان کسی دوست کے خوش کرنے کے لئے کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے جو شریعت کے خلاف ہو۔ اور نہیں سمجھتا کہ خدا کا خوش کرنا مجھ پر زیادہ واجب ہے بہ نسبت اس دوست کے۔ پس وہ شرک کرتا ہے اور پھر اولاد اور مال پر بعض دفعہ ایک انسان اتنا بھروسہ کرلیتا ہے یا اتنی محبت پیدا کرلیتا ہے کہ وہ شرک کے درجہ پر پہنچ جاتی ہے۔ پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ خدا سے دعائیں کرو اور خود کوشش کرو۔ کیوں کہ جو اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ ناکام واپس نہیں آتا۔ جو اس کو پکارتا ہے اس کی سنی جاتی ہے۔ دیکھو آج کل کا زمانہ ایسا خوف ناک ہے کہ خیال کرنے سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ اور ویسا ہی بلکہ بڑھ کر بابرکت بھی ہے کہ سوچنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔

موجودہ زمانہ آخری زمانہ ہے

یہ وہ وقت ہے کہ خدا کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے اور قریب ہے کہ وہ دنیا کو ہلاک کردے۔ مگر ساتھ ہی وہ اس وقت خزانہ کھول کر بیٹھا ہے تاکہ جو سوال کرے وہ اپنے سوال سے بڑھ کر پاوے۔ اس زمانہ کی نسبت ہر قوم

اور ہر مذہب میں پیشگوئیاں ہیں کہ اس میں خدا کے مامور کی اور شیطان کی آخری جنگ ہوگی یہاں تک کہ پارسیوں مین بھی پیشگوئی ہے کہ آخر زمانہ میں جس کی فلاں فلاں نشانیاں ہوں گی۔ اہرمن دیو یعنی شیطان اور یزداں (مراد ہے کہ یزدانی لوگ) کی آخری جنگ ہوگی اور شیطان بالکل قتل کر ڈالا جاوے گا۔ پس یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ لوگوں نے مال و زر کو اپنا معبود بنایا ہؤا ہے اور گویا کہ خدا کا شریک ٹھہرایا ہے۔

آخری زمانہ کے مامور کی آمد

یہ وقت تھا کہ خدا اپنے بندوں کی مدد کرتا کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے اور اس نے ایسا ہی کیا ہے۔ اور جیسا کہ نبیوں کے ذریعہ سے خبردی تھی اس وقت وہ شخص مامور ہؤا ہے جس کے لئے مقدر ہے کہ وہ شیطان کے حربہ کو توڑے یعنی شرک کو دور کرے۔ ہاں دنیا دیکھ لے گی کہ شرک کس طرح تباہ ہوگا۔

اب شرک کی بیخ کنی کا وقت ہے

اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دلوں سے شرک کو دور کریں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔ اور ہر وقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب ؑ مسیح موعود و مہدی معہود کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار رہیں جن کو خدا نے یہ کام سپرد کیا ہے۔ اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ مشرک لوگ ناک کے بل گرائے جائیں۔ دنیا کو شرک چھوڑنا پڑے گا خواہ وہ اپنی مرضی سے چھوڑے یا کوڑے سے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا اس کو قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرے گا۔ مذہب عیسوی جو شرک میں حد سے بڑھا ہؤا ہے۔ اور جس نے ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو روپیہ اور مال کے زور سے اپنے دین میں شامل کرلیا ہے اب اس کے زوال کا وقت آگیا ہے۔ تم اس کے مال و زر کو دیکھ کر حیران نہ ہو کیوں کہ اس وقت جب کہ اس کا نام و نشان نہ تھا خدا تعالیٰ نے سورہ زخرف میں ارشاد فرمایا تھا کہ اگر مجھ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ دنیا اس کو دیکھ کر ہلاک ہو جائے گی تو میں رحمان کے منکروں یعنی عیسائیوں کو اس قدر مال دیتا کہ سونا چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بناتے۔ پس ڈرو نہیں یہ قرآن شریف کی پیش گوئی پوری ہوئی ہے۔ مگر اب وہ وقت ہے کہ عیسائیت کا بلند اور مضبوط منار گرا دیا جاوے۔ یہ مذہب عیسوی کا قلعہ جس کی دیواریں لوہے کی تھیں اب گرنے کو ہے کیوں کہ اس کو زنگ لگ گیا ہے اور اب وہ اس قدر بودا ہے کہ ایک ہی حربہ سے ٹوٹ جاوے جیسا کہ قاعدہ ہے کہ بارانِ رحمت کے وقت لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اور وہ کمزور اور بودا ہو جاتا ہے پس جب کہ روحانی بارانِ رحمت کا نزول شروع

ہؤا تو اس مذہبی لوہے کو زنگ لگ گیا۔

یورپ میں اسلام کی اشاعت

اب یہ عیسائی سلطنتیں خود بخود اسلام کی طرف رجوع کریں گی اور وہ یورپ جو عیسائیت کا گھر ہے اسلام کا مرکز ہو گا۔ عیسائیوں میں خود بخود شرک کے برخلاف خیال پیدا ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے حضرت عیسیٰؑ کے خدا ہونے کے منکر ہو گئے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو نعوذ باللہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ ولد الزنا تھے۔ پس زمانہ خود بخود شرک کو چھوڑنے والا ہے اور قریب ہے کہ خدا اپنا جلال ظاہر کرے۔ یہ احمدی جماعت جو کہ اس وقت موردِ انعاماتِ الٰہیہ اور اس وقت بہت ہی کمزور حالت میں ہے۔ ایک دن آنے والا ہے کہ تمام دنیا میں پھیل جاوے گی۔ خدا ہمارے امام کو فرماتا ہے اور وعدہ دیتا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور اس وقت جو ایک کمزوری کی سی حالت ہے یہ ہماری اپنی کمزوری کی وجہ سے ہے ہم اس وقت یتیم کی طرح ہیں جس کو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ ایک یتیم تو وہ ہوتا ہے جس کا صرف باپ ہی مرجاتا ہے مگر ہم سے سب دنیا نے قطع تعلق کر لیا۔ اگر ترقی چاہتے ہو تو ایک دل ہو کر دعائیں مانگو کیوں کہ خدا وحدت کو پسند کرتا ہے کیوں کہ وہ خود واحد ہے۔ پس جب کہ ایک یتیم کی آواز عرش عظیم کو ہلا دیتی ہے تو کیا چار لاکھ یتیموں کی آواز کچھ بھی اثر نہ کرے گی؟ شرک کو دور کر دو اور تمہارے کام ٹھیک ہو جائیں گے۔ اب میں آپ لوگوں کے سامنے اس رکوع کا مجمل طور سے بیان کرتا ہوں جو کہ میں نے تقریر کے شروع میں پڑھا تھا۔ یعنی سورہ لقمان کا دوسرا رکوع

سورہ لقمان کے دوسرے رکوع کی لطیف تفسیر

اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ۔ (لقمان: ۱۳) یعنی میں نے لقمان کو حکمت بخشی تاکہ شکر کرے اللہ کا۔ اور جو شکر کرتا ہے پس وہ اپنے نفس کے لئے کرتا ہے۔ اور جو کفر کرتا ہے پس اللہ تو بے پرواہ ہے اور تعریف والا ہے۔ اس جگہ خدا تعالیٰ ظاہر کرتا ہے کہ میں نے لقمان کو حکمت دی اور دنیا تو پہلے ہی لقمان کو عقل مند مانتی ہے۔ دنیا میں دو قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جن کو دنیا عقلمند سمجھتی ہے اور خدا کے نزدیک وہ ذلیل ہوتے ہیں۔ اور ایک وہ جن کو دنیا بھی عقلمند اور حکیم سمجھتی ہے اور خدا بھی۔ پس یہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف دنیا ہی لقمان کو عقلمند بتاتی ہے بلکہ میں نے بھی اس کو حکمت دی ہے اور میں بھی اس کو حکمت

والا قرار دیتا ہوں- اب دیکھنا چاہیئے کہ دنیا میں کون سا انسان تابعداری کرانے کے قابل ہوتا ہے- وہی جو عقلمند ہو- اور وہ جو کہ بیوقوف اور جاہل مطلق ہو وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کی فرماں برداری کی جاوے-

کفرو شرک کے نتائج کا بیان

پس اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے- کہ لقمان تو دنیاوی لوگوں کے خیال بموجب اور دینی لوگوں کے ایمان کے مطابق ایک حکمت والا آدمی تھا- پس ایسے آدمی کی بات تو بڑی وزن دار ہے- اور چاہیئے کہ دنیا اس کو قبول کرے کیوں کہ ہؤا جو وہ اہل الرائے- اب جو بات کہ لقمان کہتا ہے وہ آگے بیان ہوگی- پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حکمت کا نتیجہ ہونا چاہیئے کہ خدا کا شکر کیا جاوے تاکہ وہ خدا اپنے پہلے انعامات سے بھی بڑھ کر اس پر انعامات کرے- اور جو شکر کرے وہ تو انسان کی اپنی جان کے لئے بھی مفید ہوتا ہے- کیوں کہ انسان کے شکر کرنے سے خدا تعالیٰ کا تو کچھ بڑھ نہیں جاوے گا خدا تعالیٰ کی صفات میں نہ طاقت میں کوئی ترقی ہوگی بلکہ الٹا شکر کرنے والے کو فائدہ پہنچے گا- پس باوجود ان باتوں کے ہوتے ہوئے کفر کرے تو خدا تعالیٰ کو اس کی کیا پرواہ ہے- کیا اس کے کفر سے خدا میں کسی قسم کی کمی واقع ہو جائے گی؟ اور اس طرح وہ شخص اپنا ہی نقصان کرے گا- دیکھو کہ آدمؑ کے زمانہ سے لے کر آج تک جنہوں نے شکر کیا وہ بڑھے اور پھولے اور پھلے- مگر جنہوں نے کفر کیا وہ ہمیشہ تباہ ہی ہوئے- نوح علیہ السلام اور ایسا ہی لوط علیہ السلام نے شکر کیا- وہ ترقی پاگئے خدا کے مقبول ہوئے- ان کی قوم نے کفر کیا وہ تباہ ہوگئیں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام سے عذاب کے وقت وعدہ کیا تھا کہ جو تیرے تعلق والے ہیں میں ان کو بچاؤں گا- جب طوفان آیا تو ایک بیٹا لگا ڈوبنے- حضرت نوح علیہ السلام نے آہ وزاری کی کہ اے خدا یہ تو میرا بیٹا ہے- حکم ہؤا کہ خاموش کہ یہ تیرا بیٹا نہیں- اگر تیرا بیٹا ہوتا تو تیرا ساتھ دیتا اور مجھ پر ایمان لاتا- جب تو نے میرے ساتھ خالص تعلق پیدا کیا اور شرک سے بکلی پرہیز تو جو لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں وہی لوگ تیرے تعلق والے ہیں-

احمدیت کی حقیقت

پس اے احمدی قوم! خدا ہمارا رشتہ دار نہیں- شرک سے پرہیز کرو اور عبادت کرو تاکہ خدا تمہارا نگہبان ہو جائے- دیکھو کہ خدا نے نوح علیہ السلام کے بیٹے تک کی پرواہ نہیں کی- پس اس بات سے خوش ہونا کہ احمدی ہیں نادانی ہے- بلکہ ایسے کام کرو کہ احمدی ہونے کے لائق ثابت ہو اور اسی طرح لوطؑ کی بستی کا حال دیکھ لو کہ کس طرح ہوگئی کہ کفر کرتی تھی اور حضرت لوطؑ جو شکر کرنے والے بندے تھے بچ گئے- یہاں حضرت لوطؑ

کی بیوی سے بھی ویسا ہی واقع پیش آیا۔ کیوں کہ وہ کافروں سے تعلق رکھتی تھی۔ پھر ہے کہ وَاِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو جب کہ وہ اس کو نصیحت کرتا تھا کہ اے لڑکے اللہ سے شرک نہ کر کیوں کہ شرک ایک بڑا ظلم ہے۔ اس جگہ خدا تعالیٰ لقمان کا کلام بتاتا ہے۔ کہ وہ حکمت والا انسان یہ بات کہتا ہے اور پھر اپنے لڑکے کو کہ جس کو اس نے اچھی بات ہی کہنی تھی اور پھر معمولی طور سے نہیں کہا بلکہ وہ اس وقت اس کو نصیحت کرتا تھا تاکہ اس کی آئندہ زندگی ٹھیک ہو۔ کہ اے بیٹے خدا سے شرک نہ کر کیوں کہ شرک جو ہے وہ ایک بڑا ظلم ہے۔ ایک ایسا خدا جو کہ ہم پر ہر طرح سے احسان کرتا ہے اور ہمارے نفع اور ضرر پر بھی قادر ہے۔ اس کے ساتھ ہم اوروں کو برابر ٹھہرائیں کتنا ظلم ہے۔ اب یہاں خیال رکھنا چاہیئے کہ شرک سے مراد یہ نہیں کہ صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دیا اور پاک ہو گئے۔ بلکہ حضرت لقمان فرماتے ہیں کہ کل شرک جلی اور خفی سے اپنے آپ کو بچا۔ پھر آگے فرماتا ہے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّ فِصَالُہٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ یعنی میں نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں وصیت کی ہے۔ اس کی والدہ کس قدر تنگی اور سستی سے اس کا بار اٹھاتی ہے اور دو برس تک اس کو دودھ پلاتی ہے پس شکر کر میرا اور اپنے والدین کا میری طرف ہی لوٹنا ہے۔ یہاں والد کا شکر کرنے کی وجہ بیان نہیں کی۔ مگر وہ ظاہر ہے کہ جب اس کی والدہ تنگی میں ہوتی ہے تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے اور جب یہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی بھی خبر گیری کرتا ہے۔ پھر ایک اور بات ہے کہ خدا تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ میرا شکر کر۔ یہاں کوئی وجہ تو بیان نہیں کی گئی تو انسان کیوں اس کا شکر کرے۔ اصل بات یہ ہے کہ بچہ کی محبت خدا تعالیٰ نے اس کو پیدا کرنے کے بعد اس کے والدین کے دل میں ایسی ڈال دی ہے کہ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو بچہ ایک دن زندہ نہ رہ سکتا۔ پھر پیدا ہوتے ہی ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے اسی طرح ہوا پانی وغیرہ۔ پھر آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ورنہ میری طرف ہی آنا ہے اگر ایسا نہ کیا تو وہاں اس کی سزا بھگتو گے۔ پھر ہے کہ وَاِنْ جَاھَدٰکَ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ اس جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ماں باپ بھی جن کی تابعداری تجھ پر فرض کی گئی ہے اور جس کے نہ کرنے پر عذاب کی دھمکی دی گئی ہے وہ بھی اگر کہیں کہ مجھ سے شرک کر جس کا کہ تجھ کو علم نہیں پس ان کی بات نہ مان مگر پھر بھی دنیا میں ان کی

تابعداری ہی کر اور اس کی تابعداری کر جو میری طرف جھکتا ہے کیوں کہ پھر تمہارا لوٹنا میری طرف ہے جہاں کہ تم کو تمہارے اعمال سے خبردار کیا جائے گا۔ یہاں خدا تعالیٰ سخت تاکید کرتا ہے کہ والدین کی بھی اس معاملہ میں پرواہ مت کرو اور مجھ سے شرک نہ کرو اور جب کہ تم میں اور والدین میں ایک قسم کی جدائی ہوئی تو گویا کہ تم ایک یتیم کی طرح رہ گئے مگر خدا تعالیٰ کسی کا احسان نہیں اٹھاتا۔ پھر خدا تعالیٰ نے جیسا کہ تمہارے پیدا ہونے کے وقت تمہارے والدین سے کیا یعنی ان کے دلوں میں محبت ڈال دی ویسا ہی اب اپنے رسول یا مامور کے دل میں تمہاری محبت ڈال دے گا بلکہ اس سے بڑھ کر کیونکہ خدا اچھ چیز لے کے زیادہ کر کے واپس کرتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَىَّ جو میری طرف جھکتا ہے یعنی اس کے رسول کی تابعداری کرو۔ اور اسی کو والدین تصور کرو۔ اب پھر لقمان کا قول آیا۔ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِىْ صَخْرَةٍ اَوْ فِى السَّمٰوٰتِ اَوْ فِى الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ۔ یعنی ایسے ہی اگر ایک ذرا سا دانہ ہو جو رائی کے برابر ہو تو خواہ وہ پتھر میں یا آسمانوں میں اور خواہ زمین میں ہو اس کو لے آئے گا کیوں کہ لطیف خبیر ہے۔ یہاں بھی حضرت لقمان اپنے بیٹے کو بتاتے ہیں کہ خدا ذرا ذرا سی بات کو بھی جانتا ہے۔ پس شرک سے اتنا بچ کہ رائی کا ایک حصہ بھی نہ رہے پھر ہے يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ یعنی اے بیٹے نماز کو قائم کر۔ نیک باتوں کا وعظ کر اور بدیوں سے لوگوں کو منع کر اور صبر کر اس مصیبت پر جو تجھے پہنچے کیوں کہ یہ بڑے کاموں میں سے ہے۔ اس جگہ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہیں کہ صرف بدی سے بچنا کوئی کمال نہیں بلکہ بدی سے بچنا اور پھر نیکی کرنا کمال ہے۔ پس اس لئے فرماتے ہیں کہ شرک کو ترک کرنے کے بعد نماز کو قائم کر دے۔ یعنی اپنی عبادتوں کو سنوار۔ یہاں تک کہ تیرا بولنا تیرا سننا اور کھانا پینا خدا کے لئے ہی ہو جائے۔ جس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ خدا کا مامور ہو جائے گا اور لوگوں کو نیک باتیں سنانا اور بدیوں سے منع کرنا تیرا کام ہو جائے گا۔ پھر اس وقت جیسا کہ سنت ہے لوگ تیرے مخالف ہو جائیں گے اور تکلیفیں اور اذیتیں تجھ کو دیں گے کیوں کہ رسولوں کے ساتھ شروع شروع میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ پس تو ان باتوں پر صبر کر کیونکہ یہ بڑے امور سے ہے پھر ہے کہ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ یعنی لوگوں کے لئے اپنے منہ کو مت موڑ اور زمین میں کبر اور اکڑ سے مت چل کیونکہ خدا کو متکبر اور فخر کرنے والا انسان پسند نہیں ہوتا۔ اب حضرت لقمان فرماتے ہیں

کہ جب تو صبر کرے گا تو ایک مدت کے بعد لوگ تیری طرف رجوع کریں گے کیوں کہ جب تو خدا کے لئے لوگوں سے علیحدہ ہو جاوے گا اور لوگ تجھ سے عداوت کریں گے تو آخر خدا خلائق کا منہ تیری طرف پھیر دے گا یہاں تک کہ قریب ہے کہ تو ان سے کج خلقی کرے۔ پس ایسا مت کرو بلکہ چلو تو ایسی طرز سے کہ اس میں شیخی کی بو نہ پائی جاوے کیوں کہ یہ بات خدا کو پسند نہیں۔ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ۔ یعنی میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نرم اور نیچی کر کیوں کہ سب سے بری آواز گدھے کی ہے۔ اس جگہ پر بھی بیان ہے کہ جب تو نبی ہو جائے اور لوگ تیری طرف دور دور سے آویں اور تو دوڑ کر گھر میں گھس جاوے تو ان کو کس قدر صدمہ ہوگا کہ ہم تو ملنے آئے اور یہ دوڑ کر گھر چلے گئے۔ یا کوئی دور سے آیا تھا کہ کچھ کلام سنیں گے مگر یہاں تو نے ایسی اونچی اور کرخت آواز سے کلام کیا کہ اس کے دل کو برا لگا کیونکہ دیکھو گدھے کی اونچی آواز ہے مگر سب آوازوں سے بری معلوم ہوتی ہے۔ اس رکوع میں حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہیں کہ تو پہلے شرک کو چھوڑ اور اس طرح گناہوں کو ترک کر کے عبادت کو قائم کر پھر جب تو گناہوں کو چھوڑ دے گا۔ اور نیکیاں کرے گا تو خدا کا برگزیدہ ہو جائے گا۔ پس دیکھو کہ خدا کے کلام سے ظاہر ہے کہ کل برائیوں کی جڑ یہی شرک ہے۔ اب میں یہ دعا کر کے بیٹھتا ہوں کہ خدا ہم کو پاک کرے۔ ہمارے دل سے شرک کا زنگ دور کرے اور ہم کو توفیق دے کہ ہم بھی لقمان کی ان نصائح پر عمل کر سکیں۔ آمین۔